بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ - ۴ر احسان ۱۳۴۹ ہش - ۴ر جون ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۲۷

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۳ر احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بہت ناساز ہے گذشتہ رات نیند نہیں آسکی ۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین ◊

● راولپنڈی ۲ر احسان ۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی کمزوری رفتہ رفتہ دُور تو ہو رہی ہے لیکن بحالیٔ صحت کی رفتار تا حال بہت سُست ہے ۔ زخم بھی مندمل ہو رہا ہے لیکن پٹی کرتے وقت خون اب بھی نکلتا ہے ۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین ◊

● ربوہ ۔ مکرم مولوی محمد تقی صاحب قادیانی عرصہ چار ماہ سے بعارضہ دل بیمار ہیں پہلے کچھ آرام تھا اب پھر تکلیف زیادہ ہے آجکل علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضور دِل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(آصف علی پرویز ۔ ربوہ)

● خاکسار کی اہلیہ جو پچھلے دنوں بہت بیمار تھیں اور لکڑالی ہسپتال میں داخل تھیں اب وہاں سے فارغ کر دی گئی ہیں ۔ کمزوری اور گھبراہٹ باقی ہے ۔ خون کی بھی کمی ہے ۔ احبابِ جماعت سے کامل صحت و عافیت کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

مبارک احمد طاہر بی ۔ اے

(ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

وصولی چندہ تحریک جدید کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

احبابِ جماعت کو معلوم ہے کہ تحریکِ جدید کے سالِ رواں میں سے اب سات ماہ گزر چکے ہیں اور ابھی تک اکثر جماعتوں سے نصف رقم بھی وصول نہیں ہوئی جو قابلِ فکر و تشویش ہے ۔ اِس لئے تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اب وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں تا مبلغینِ کرام کو جو ہزاروں میل دُور اعلائے کلمۃ اللہ کے جہاد میں مصروف ہیں مرکز سے بروقت امداد بھجوائی جاسکے ۔

اللہ تعالیٰ سب کو جلد ادائیگی کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی

وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی ۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں ۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوُا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے ۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی ۔ اِس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے ۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے ، اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے ۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں . . . یہ خاص اکرام اسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ امّت مرحومہ ہے ۔ لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے ۔ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے ۔ اس صورت میں تو چاہیئے کہ اس پر مُنہ رکھ دے اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے یہ میری نصیحت ہے جس کو مَیں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں ۔ قرآنِ شریف کے ۳۰ سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں ۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدر آمد کریں تو قرآنِ کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے ۔ مگر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے ۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو مَیں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا ۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲ تا ۱۹۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

قسط نمبر ۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

■ "بو" (سیرالیون) میں ورودِ مسعود اور پُرخلوص خیر مقدم ■ مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد اور حضور کی تقریر
■ ٹاؤن ہال میں استقبالیہ تقریب ■ افریقن احمدی احباب کی عقیدت و محبت کے ایمان افروز مظاہرے

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے فری ٹاؤن (سیرالیون) سے اپنی رپورٹ مرسلہ ۹۔مئی ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوئی ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۹۔مئی ۱۹۷۰ء

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسلم کانگریس کے استقبالیہ پر تقریر اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانوں میں سے ایک جیتا جاگتا اور درخشندہ نشان ہے جس کی یاد اہلِ سیرالیون کے دلوں کو اپنی زندگی بخش حرارت سے مدتوں گرماتی رہے گی۔ یہ ایک روحانی تجربہ تھا جسے میرے جیسے بے مایہ نے بھی اپنے ظرف کے مطابق محسوس کیا اور شدت سے محسوس کیا لیکن آج کے دن کی "کلّ یوم ھو فی شان" کے مطابق الگ شان ہے۔ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Bo بو کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ سب اہلِ قافلہ رختِ سفر باندھ رہے ہیں۔ لیکن دل ہیں کہ ایک عجیب قسم کے لذیذ درد اور کسک سے دوچار ہیں۔ اور آنکھیں ہیں کہ ایک مردِ مجاہد کی یاد سے نمناک ہوتی جاتی ہیں۔ اے ارضِ بو (Bo) تجھ پر سلام تو وہ خطۂ خاک ہے جسے مغربی افریقہ کے وسیع علاقوں اور عریض فصلوں میں سے اس شرف کے لئے چنا گیا تا احمدیت کا بہادر اور فخرِ روزگار فرزند جسے نذیر احمد علیؓ کہتے ہیں تیری گود میں آرام کر سکے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آلِ بلالؓ کے اس جانباز خادم کی رُوح جس کی زندگی مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کی خوشخبری اس قوم تک پہنچانے میں گذری فخر اور تشکر سے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گی کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی۔ اس کی ریاضت نوازی گئی۔ آج مہدی آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موعود نافلہ اور تیسرا جانشین اور خلیفہ "ناصر دین محمد" صلے اللہ علیہ وسلم اسی خاکِ بو کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے برکت، اور رحمت اور عزت اور شرف سے ممسوح کرنے آیا ہے۔ اس سرزمین کے مخلص فرزند اپنی عالی بختی پر خوشی سے پھولے نہیں سماتے۔ فری ٹاؤن سے بو (Bo) تک ۱۶۷ میل کا فاصلہ ہے۔ راستہ حسبِ معمول انتہائی سرسبز ہے اور راستے میں جگہ جگہ احباب اور بہنیں اور بچے جو سڑک کے قریب کی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں اپنے آقا کے انتظار میں صف بستہ کھڑے ہیں۔ حضور دو دفعہ راستے میں رُکے اور تمام احباب اور بچوں سے مصافحہ فرمایا۔ ایک مقامی چیف بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی زبان میں عرض کیا کہ اس علاقے میں احمدیہ سکول بہت اچھا کام کر رہا ہے ازراہِ کرم اسے سیکنڈری سکول بنایا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ انکی درخواست پر مناسب غور ہوگا۔ دوپہر کا کھانا راستے ہی میں برلبِ سڑک تناول فرمایا۔ یہاں عموماً بادل چھائے رہتے ہیں لیکن جب دھوپ پڑتی ہے تو اگلی پچھلی کسر نکل جاتی ہے۔ آج سارا دن سخت دھوپ رہی۔ خطِ استوا کے قریب اور منطقہ حارہ میں ہونے کی وجہ سے یہاں کی گرمی تو ویسے ہی طبیعت صاف کر دیتی ہے لیکن آج سارا دن تمازتِ آفتاب اپنے پورے جوبن پر رہی۔ جس وقت حضور راستے میں منتظر احباب کو دیکھ کر توقف فرماتے تو ہم خدام کے دل میں آتا کہ کاش اس قدر سخت گرمی میں حضور نہ رکیں لیکن والدین سے بڑھ کر محبت کرنے والے شفیق اور محسن آقا کی محبت کی گہرائی اور وسعت کو پا سکنا ہم میں سے کس کے بس کی بات تھی۔ حضور نہ صرف توقف فرماتے بلکہ کار سے باہر نکل کر اپنے عشاق کو شرفِ مصافحہ بھی بخشتے اور ان کے حالات بھی دریافت فرماتے اور انہیں دعائیں دیتے۔

بو (BO) میں تشریف آوری

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بہت خواہش تھی کہ بو کے علاوہ باجے لو (Bajehloo) اور جورو (Jauroo) جہاں ہمارے سیکنڈری سکول (ہمارے ہاں کے انٹرمیڈیٹ کالج) ہیں اور ان مقامات کے نواح میں بسنے والی دیگر بیسیوں جماعتوں کا معائنہ فرماتے لیکن وقت کی تنگی اور ذرائع آمد و رفت کے نہ ہونے کے باعث حضور بنفسِ نفیس وہاں تشریف نہ لے جا سکے۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہی وہ علاقہ ہے جہاں مجاہدینِ احمدیت خصوصاً حضرت مولوی نذیر احمد علیؓ کی تبلیغی مساعی مرکوز رہی ہے۔ اس لئے اس حصۂ ملک میں ہماری جماعتیں بھی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کو ان جماعتوں تک خود نہ پہنچ سکنے کا بہت غم تھا اللہ تعالیٰ حضورِ پُرنور کو لمبی طویل صحت والی عمر عطا فرمائے اور حضور ایک چھوڑ کئی کئی دورے ان علاقوں کے کر سکیں اور تشنہ کامانِ ناصر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشنگی بجھانے کے لئے حضور ساری دنیا کے ممالک میں بار بار تشریف لے جا سکیں۔ ان علاقوں سے احباب جوق در جوق تشریف لائے ہوئے تھے مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب جنہوں نے 'بو' میں حضور کے دورے کے سلسلے میں اس عاجز کی درخواست پر گرانقدر نوٹس مرحمت فرمائے ہیں لکھتے ہیں کہ حضور کے سفر کے آغاز پر الفضل میں صدقات کے بارے میں مطبوعہ تحریک سے جب یہاں احباب کو آگاہ کیا گیا تو مرد و زن نے اپنی والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کرتے ہوئے نہایت اخلاص سے اس میں حصہ لیا حتیٰ کہ 'بو' کے غریب ترین اور معذور احمدی دوست عثمان صاحب نے بھی حیران کن اخلاص اور اصرار کے ساتھ شمولیت فرمائی۔ درآں حالیکہ وہ خود صدقات کے مستحق ہیں۔ 'بو' جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں حضرت مولوی نذیر احمد علی رضی اللہ تعالیٰ کی آخری آرامگاہ ہے۔ آزادی سے قبل سیرالیون دو حصوں میں منقسم تھا۔ ایک حصہ کا صدر مقام فری ٹاؤن تھا یہ کالونی کا علاقہ تھا۔ دوسرا حصہ جس کا صدر مقام 'بو' تھا پروٹیکٹوریٹ یعنی زیر نگرانی حصہ کہلاتا تھا۔ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جانا تقریباً دوسرے ملک میں جانے کے مترادف تھا۔ انگریز کے چلے جانے کے بعد سارے ملک کا صدر مقام فری ٹاؤن قرار پایا۔ بو (Bo) اب جنوبی صوبے کا صدر مقام ہے۔ بہت صاف ستھرا اور خوبصورت شہر ہے۔ یہاں ہمارا نہایت کامیاب اور معیاری احمدیہ سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) قائم ہے۔ اسکے علاوہ عیسائیوں کا ایک سکول کیتھولک مشن کے زیر اہتمام بھی چل رہا ہے۔ اسی کے مقابلے پر ہمارا اسکول ہر میدان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کامیابی کے ساتھ اپنا تفوق منوا چکا ہے۔ پرنس ولیم یہاں کے ریذیڈنٹ وزیر ہیں۔ پرنسپل انور حسن صاحب انکی بہت تعریف کرتے ہیں (خاکسار عرض کرتا ہے کہ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب ایم۔ اے کے علاوہ عزیزم مکرم انور حسن صاحب ایم۔ اے اور عزیزم مکرم لطیف احمد صاحب جھمٹ ایم۔ اے نے دورۂ بو اور اخویم عزیزم طاہر احمد صاحب ایم۔ اے نے دورۂ فری ٹاؤن کے سلسلے میں خاکسار کی بہت مدد کی اور قیمتی نوٹس مہیا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء) اور کہتے ہیں کہ وہ ہماری تقریبات پر دھڑلے سے جماعت کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ فری ٹاؤن اور بو میں حضور کا ورودِ مسعود سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ کا روشن ترین باب ہے۔ احباب کو ان مبارک ایام اور اس ساعتِ سعد کا گذشتہ سال ہی سے انتظار تھا لیکن جب حالیہ دورۂ مغربی افریقہ کے التوا کی خبر سنی تو یہ انتظار اور بھی شدید ہو گیا تھا۔ اس خبر کو سنکر ارضِ بلالؓ میں بسنے والے مخلصین کے دلوں پر جو گزری اور ان کے چشم و لب نے اس کا جس رنگ میں اظہار کیا اس کا اندازہ دوستوں کے بیانات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ لطف الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ پا سعید و بنگورا (PA Saeedu Bingora) اور الحاج علی روجرز Rogers جن کی زندگی کی شام ہوا چاہتی ہے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر التجا کیا کرتے کہ خدایا اتنی عمر دے کہ خلیفۂ وقت کی زیارت سے مشرف ہو سکیں اور کہتے کہ اے مولیٰ کریم اس مبارک گھڑی سے پہلے سانس کی ڈوری ٹوٹ نہ جائے۔ سیرالیون میں حضور کے ورود کے ساتھ ہی محبت و عقیدت اور اشتیاق کی نئی لہر جماعت کے قالب میں دوڑ گئی۔ احباب اخبارات پر ٹوٹے پڑتے اور ریڈیو سے کان لگائے بیٹھے رہتے۔ بو میں مشتاقانِ دید کی آمد کا سلسلہ آٹھ دس دن پہلے ہی سے شروع ہو گیا تھا۔ مشرقی اور شمالی صوبے سے جماعتیں قافلہ در قافلہ حضور کے استقبال کے لئے آنی شروع ہوئیں۔ ایک دن قبل موٹروں اور بسوں سے احباب بکثرت آنے لگے اور مرکزِ احمدیت سے سات ہزار میل دور فجِ عمیق کا نظارہ نظر آنے لگا۔ مخلصین کے چہروں پر مسرّت اور اشتیاق کی جھلک

دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ بعض دوست سرحد پار لائبیریا اور گنی کے ملکوں سے بھی تشریف لائے۔ شاید دوست تعجب کریں کہ ان کی رہائش و خوراک کا انتظام کیسے ہوا۔ مکرم انور حسن صاحب بتاتے ہیں کہ انتظام جلسہ سالانہ کی طرز پر ہوا۔ ان علاقوں میں خوراک بہت سادہ ہے اور اس کا انتظام بھی آسان ہے۔ رہائش کا مسئلہ یوں حل ہوا کہ رات کو سکول کے ہال اور دیگر کمروں میں جلسہ سالانہ کی طرح سب زمین پر ہی لیٹتے ہیں۔ یہاں رات کو لوگ کمروں کے اندر سونے کے عادی ہیں صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے ہیں۔ جدھر جائیں لوگ کپڑے دھوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دھوبی یہاں نہیں ہوتے۔ لانڈریاں ہیں جو بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ سبھی گھروں میں اپنے اپنے کپڑے روزانہ دھوتے ہیں۔ صاف ستھرا لباس پہننے کے یہ لوگ عادی ہیں۔ نہاتے بھی بہت ہیں۔ سوائے گیمبیا کے جہاں کی آب و ہوا میں نمی اور حبس نہیں تھا سارے مغربی افریقہ میں بار بار پسینہ آنے کی وجہ سے صبح شام کپڑے بدلنے پڑتے ہیں۔ اور تقریباً ہر امیر غریب ایسا ہی کرتا ہے۔ نہ صرف 'بو' میں بلکہ دوسرے مقامات پر بھی مہمان زمین کو گندگی سے آلودہ نہیں کرتے اور رفع حوائج ضروریہ کے لئے آبادی سے باہر دُور نکل جاتے ہیں۔ بلجے بو سکول کے لڑکے اور اساتذہ اپنا باورچی ساتھ لائے ہوئے تھے۔ ان کے اس سادہ کھانے میں ان کے اساتذہ بھی شامل ہوتے تھے۔ جس سے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔

جس وقت حضورِ پُرنور کی کار TIKONO پہنچی جو 'بو' سے سات میل باہر ایک چوک ہے تو وہاں تقریباً ڈیڑھ سو احباب کو برلب سڑک منتظرِ دید پایا۔ جنہوں نے بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحبا یا امیر المومنین کا خلوص اور فدائیت سے لبریز ہدیہ اپنے پیارے آقا کے حضور پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ حضور کا رُخِ انور فرطِ مسرت سے تمتما رہا تھا۔ یہ سہ روزہ ملاقات دلوں میں عجیب ہلچل مچا گئی۔ 'بو' کا یہ پہلا قافلہ تھا جسے حضور کے استقبال کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور یوں محسوس ہوا جیسے مدت کے بچھڑے ہوئے بچے اچانک مادرِ مہربان کی گود میں پہنچ گئے ہوں۔ کاروں کا یہ قافلہ جس کے قافلہ سالار خود امامِ وقت تھے جس وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام گاہ کی طرف مڑا تو ڈیڑھ میل سے زیادہ فاصلے تک عقیدت مندوں کو جیش در جیش قطار در قطار سڑک کے دونوں جانب سراپا شوق بن کر کھڑے ہوئے پایا جو اپنے آقا کے اشتیاقِ دید میں انتظار کی گھڑیاں گن رہے تھے۔ حضور کی کار کی جھلک پاتے ہی فضا محبت اور عشق کے نعروں سے معمور ہو گئی۔ احمدیہ سکولوں کے طلباء (جن کی تعداد مکرم انور حسن صاحب بتاتے ہیں کہ چودہ سو سے زائد ہے) اور مختلف جماعتیں اپنے اپنے مخصوص لباس میں ملبوس، اپنے نشان اٹھائے جھنڈیاں تھامے والہانہ نعرے لگا رہی تھیں۔ احباب و طلباء مختلف ٹکڑیوں میں خاص تنظیم و ترتیب کے ساتھ اللہ اکبر، السلام علیکم یا امیر المومنین، اھلاً و سھلاً و مرحبا، اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح، طلع البدر علینا، اسلام زندہ باد، ختم المرسلین زندہ باد، احمدیت زندہ باد، انسانیت زندہ باد، امیر المومنین زندہ باد، خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگاتے 'زندہ باد' کے یہ نعرے افریقی لہجے میں افریقی لہجے میں افریقی بھائیوں اور بہنوں اور بچوں کے منہ سے بہت بھلے معلوم دیتے۔ حضور کی کار جب گورنر لاج میں جہاں حضور نے قیام فرمایا پہنچی تو ماحول نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا۔ غیر از جماعت اکابر و معززین بھی بکثرت موجود تھے۔ گورنر لاج کو جھنڈیوں اور استقبالیہ نشانوں سے آراستہ کیا ہوا تھا۔ ایک سو کے قریب حجاج تھے۔ جن میں سے متعدد بیرون مقامات سے حضور کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ حضور ساڑھے نو بجے فری ٹاؤن سے روانہ ہو کر سوا چار بجے گورنر لاج میں پہنچے۔ تقریباً سات گھنٹے کے سفر کی کوفت اور تکان اور شدید گرمی اور حبس کے باوجود (جو کبھی کبھی ہمارے ہاں ساون بھادوں کے دنوں میں ہوتا ہے اور جس کے متعلق مشہور ہے کہ زمینداروں کے نوجوان لڑکے مکئی اور کپاس کے کھیتوں میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں اور گھر چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں) ایسے حبس اور گرمی کے باوجود حضور نے فرمایا کہ سب حاضر احباب اور بچوں سے مصافحہ کروں گا۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضور اچکن اور دستار میں ملبوس تھے۔ اور اس پر مزید اضافہ یہ ہوا کہ مشتاقانِ دید کا اژدہام بجائے خود گرمی اور حبس میں اضافے کا باعث ہو رہا تھا۔ ہم خدام جو دُور کھڑے شفقت اور محبت کے اس عدیم المثال مظاہرے سے روحانی لذت حاصل کر رہے تھے پسینے سے شرابور تھے۔ مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سکول کی اچکن کی حالت قابلِ دید تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے پانی میں بھگو کر نچوڑے بغیر پہن لی ہو لیکن حضور عجیب اطمینان اور خندہ پیشانی اور مسرت سے ایک ایک غلام کو شرفِ مصافحہ بخش رہے تھے۔

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، پیراماؤنٹ چیف مکرم این۔ کے۔ گمانگا اور الحاج بونگے (پریذیڈنٹ و سیکرٹری جماعتہائے احمدیہ سیرالیون علی الترتیب) بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سلمہٗ بھی موجود تھے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا الگ مستورات کو مصافحے کے شرف سے نواز رہی تھیں۔ بعض دوستوں نے چاہا کہ حضور کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور کھڑے ہو کر مصافحہ کرنے کی بجائے اگر مناسب خیال فرمائیں تو کرسی پر تشریف فرمائیں اور بیٹھے بیٹھے مصافحہ فرمائیں۔ لیکن کرسی پڑی کی پڑی رہی۔ اس عرصے میں حضور نے صرف ایک گلاس پانی نوش فرمایا۔ حضور نے ضعیفوں کی مزاج پرسی فرمائی۔ احباب سے حالات پوچھتے رہے۔ بچوں کو پیار کیا۔ تقریباً دو گھنٹے مصافحہ جاری رہا۔ حضور کی اس محبت اور شفقت سے تمام دوست بے حد متاثر ہوئے اور بار بار حضور کی اس خصوصیت کا ذکر کرتے رہے۔ بعض نے بتایا کہ ہمیں تو خیال تھا کہ حضور کے کپڑے سے اگر ہمارا ہاتھ چھو جائے تو ہماری خوش قسمتی ہوگی۔ یہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس تکان اور کوفت کے باوجود حضور ہر ایک سے مصافحہ فرما سکیں گے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سارے مغربی افریقہ میں حضور کی شفقت کا نظارہ بار بار دیکھنے میں آیا۔ جس ادب اور احترام اور عاشقانہ بے تابی سے اور جس انداز سے یہ لوگ حضور سے مصافحے کے وقت ملتے ہیں وہ نظارہ بھی قابلِ دید ہوتا ہے۔ بعض چاہتے ہیں کہ اپنے نعلین اتار دیں اور پاپیادہ ہو کر شرفِ مصافحہ حاصل کریں۔ مصافحہ سے پہلے ادب سے جھکتے ہیں بعض دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور بعض ایک ہاتھ سے اپنی کلائی پکڑ لیتے ہیں اور ادب سے داہنے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں۔ مصافحہ کے بعد ہاتھوں کو اپنے چہرے پر بدن پر اور بچوں کے چہروں پر حصولِ برکت کی خاطر ملتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر عرض ہوا حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے خواتین علیحدہ لاج کے دوسری جانب حاضر تھیں۔ خواتین نے بھی حضرت سیدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا پُرجوش استقبال کیا اور آپ کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ آپ نے تمام خواتین کو مصافحے سے نوازا۔ اندازہ ہے کہ تین سے چار ہزار تک احباب اور تین صد کے قریب خواتین موجود تھیں۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب بتاتے ہیں اور دیگر احباب اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ غیر از جماعت شہریوں نے بار بار حضور کے پروگرام کی تفصیل اصرار کے ساتھ اور اشتیاق سے دریافت کی۔ شام کو حضور رات گئے تک خدام کے حلقے میں تشریف فرما رہے جنہیں باری باری حضور کا بدن دبانے کی سعادت حاصل ہوئی اور حضور کے ملفوظات سننے کا موقع ملا۔ حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کا بار بار ذکر فرمایا جس کے نظارے احمدیت کے جاں نثاروں کی کثرت اور ان کی محبت اور والہانہ عقیدت کی شکل میں بار بار دیکھنے میں آتے۔ حضور نے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون سے مشورہ فرمایا اور جہاں جہاں بڑی بڑی جماعتہائے احمدیہ اور سکول اور کالج قائم ہیں انکی نقشے پر نشاندہی کروائی نیز کوائف دریافت فرمائے تا نئے سکول اور میڈیکل سنٹرز کھولنے کے لئے موزوں جگہ کا انتخاب کیا جاسکے۔

ان لوگوں کو جو واقفِ حال نہیں اور اس محبت اور شفقت اور تعلق سے لاعلم ہیں جو خلیفۂ وقت کو اپنے غلاموں سے ہوتا ہے شاید یہ بات عجیب معلوم ہو کہ حضور کو مختلف جماعتوں کے نام، ان کا محلِ وقوع، ان تک پہنچنے کے مختلف راستے پہلے ہی سے معلوم تھے اور مکرم مولوی صاحب کو حضور خود ہی کوائف بھی بتاتے جاتے تھے۔ حضور ساتھ ساتھ ہم خدام کی اپنے لطیف مزاح سے دلداری بھی فرماتے جاتے تھے۔ خاکسار سے فرمایا۔ اگر اپنی بندوق ساتھ لاتے تو یہاں تیتری کا شکار کرتے۔ مسکرا کر فرمایا کہ ان کی بندوق نے ایک دفعہ اپنا ریکارڈ قائم کر دیا جب اٹھارہ مرغابیاں ایک وقت میں نہ جانے کس طرح اس بندوق سے گرا لی گئیں۔ اس کے بعد سے اس بندوق کو ریسٹ دی جارہی ہے۔

پھر فرمایا کہ ہم نو عمر ہوتے تھے، ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ جنگل میں تیتریوں کا ایک غول چر رہا ہے۔ انہیں جنگلی سمجھ کر ان پر فائر کرنے ہی والے تھے کہ اچانک ان کا مالک نمودار ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ سب پالتو تھیں۔

مغربی افریقہ کے لوگوں کی بہت تعریف فرمائی۔ فرمایا بہت سادہ ہیں۔ تصنع سے کوسوں دُور ہیں۔ صاف ستھرے رہنے کے عادی ہیں۔ اچھا لباس پہننے کے شوقین ہیں اور اسے صاف رکھنے کا شوق بھی ہے۔ مکرم انور حسن صاحب پرنسپل احمدیہ سکول نے عرض کی کہ بعض باتیں انکی بہت عجیب اور متاثر کرنے والی ہیں۔ اگر دو آدمی آپس میں لڑ پڑیں اور ایک کہے کہ چلو پولیس سٹیشن پر تو دوسرا لجاجت سے اس سے معافی مانگے گا اور کہے گا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ لیکن اگر وہ اسے معاف نہ کرے اور پولیس سٹیشن کی طرف چلنا شروع کرے تو دوسرا ساتھ ساتھ معافی بھی مانگتا جائیگا اور دست بستہ اس کے پیچھے پیچھے چلتا

بھی چلا جائے گا۔ صاف گو اتنے ہیں کہ اگر ان سے کہا جائے کہ اگر مجھ میں کوئی خامی نظر آتی ہو تو بتائیں تو بلا جھجک فوراً بتا دیں گے۔

فرمایا ہر جگہ جماعتوں کے اخلاص اور محبت کے اظہار کے الگ الگ رنگ نظر آئے۔ اور سبھی اپنی اپنی جگہ دل کو خوش کرنے والے تھے۔ اس بات کا غم ہے کہ نائیجیریا کے مخلصین سے ملنے کے لئے وقت کم ملا۔ یہ حسرت رہی کہ فرداً فرداً ہر ایک سے ملوں۔

۷۰-۵-۱۰

پونے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز فجر احمدیہ سکول ہال میں ادا فرمائی۔ نماز پر ۵۰۰ دوست حاضر تھے۔ ہال کے باہر بھی صفیں تھیں مستورات اور بچے بھی تھے۔ جو امام وقت کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے شوق میں حضور کی تشریف آوری سے بہت پہلے صف بستہ بیٹھے ہوئے تھے۔ مکرم انور حسن صاحب نے بتایا کہ ایک شب پہلے نماز تہجد میں دو سو آدمی تھے اور اس رات تو یقیناً اس سے زیادہ ہوں گے۔ بعض احباب نے ہال کے باہر حضور کی صف سے ذرا آگے صفیں بنائی ہوئی تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ امام سے صف آگے نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ حسب ارشاد صفوں کی درستی کی گئی۔

نماز کے بعد حضور ہال کے باہر تشریف لائے اور سکول کے احاطے میں بانسوں اور پام کے پتوں سے جو وسیع شیڈ Shed حضور کی تقریر کی تقریب کے سلسلے میں بنایا گیا تھا اس کے متعلق خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ مکرم انور حسن صاحب نے عرض کی کہ اس پر تقریباً ستر پونڈ خرچ آیا ہے۔

آج فجر کی اذان کے وقت بھی دلوں میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوئی جب مؤذن نے اشهد ان لا الٰہ الا اللہ میں اشهد کی بجائے 'اسهد' کہا تو چودہ سو سال پہلے کی بلالیؓ اذان کی صدائے دلپذیر کی یاد سے فردوسِ گوش کے دروازے کھل گئے۔ حضور ڈرائیور کے انتظار میں ہال کے باہر کھڑے تھے۔ منتظمین گھبراہٹ میں اسے ادھر ادھر تلاش کر رہے تھے۔ ڈرائیور آیا تو حضور نے نہایت پیار اور محبت سے فرمایا۔ انہیں کچھ نہ کہو۔

سنگِ بنیاد مسجد بو

بو میں احمدیہ مشن ہاؤس سے ملحق مسجد احمدیہ پہلے سے موجود ہے جسے مخالفت اور مشکلات کے باوجود وقار عمل سے تیار کیا گیا۔ 'بو' Bo عرصہ دراز تک جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کا ہیڈکوارٹر رہا ہے۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ حضور ساڑھے نو بجے صبح (پاکستانی وقت کے مطابق اڑھائی بجے شب) سنگِ بنیاد کی تقریب کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل ڈرائیور کو بلا کر حضور نے انعام دیا۔ مشن ہاؤس کے سامنے سڑک پر احمدی سکولوں کے طلباء دُور تک پاکستانی ٹوپیاں پہنے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔

حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی تھے۔ جس وقت مشتاقانِ دید کو حضور کی کار نظر آئی تو ہجوم میں ایک زندگی اور حرارت کی لہر دوڑ گئی اور فضا اللہ اکبر، ختم المرسلینؐ، اسلام، احمدیت، انسانیت اور حضرت امیر المومنین زندہ باد، دل کی گہرائیوں سے نکلے ہوئے عارفانہ نعروں سے بھر گئی۔

اس تقریب میں مسلمان زعماء، مختلف اسلامی ایسوسی ایشنوں کے عہدے دار، حجاج، ممبرانِ پارلیمنٹ، اعلیٰ سول حکام، تعلیمی اداروں کے پرنسپل، معززین شہر، غیر از جماعت مسلمان بھائی سبھی موجود تھے۔ حضور کے کرسیٔ صدارت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد محترم الفا ادریس صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس تقریب پر سنگ بنیاد نصب کرنے سے قبل حضور نے انگریزی زبان میں جو تقریر دلپذیر فرمائی اس کا ملخص درج کرتا ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ یہ لمبی تقریر کرنے کا موقع نہیں۔ میں مساجد سے متعلق اسلامی فلسفہ اور تعلیم پر چند الفاظ کہوں گا۔ فرمایا۔ قرآن کریم میں دو قسم کی مساجد کا ذکر ہے۔ ایک مسجد، مسجد ضرار کی قائم مقام ہوتی ہے جو اسلامی مفاد کو نقصان پہنچانے، مومنین کی صفوں میں نفاق اور افتراق و انتشار پیدا کرنے اور کفار اور اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے مقاصد کو نقصان پہنچانے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ مسجد کی دوسری قسم وہ ہے جس کی بنیاد تقوی اللہ پر استوار کی جاتی ہے۔

حضور نے اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ کی پُر معارف تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد کا مالک اللہ تعالیٰ ہے کوئی انسان مسجد کی ملکیت کا حق نہیں رکھتا خواہ اس نے مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ کیوں نہ برداشت کیا ہو۔ مسجد کی یہی وہ قسم ہے جس کا حق ہے کہ اس میں عبادت کی جائے۔ اس کی بنیاد تقوی اللہ پر رکھی جاتی ہے۔ دیواریں نیکی سے چونہ گچ کی جاتی ہیں اور چھت اس کی نصرت الٰہی سے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن عظیم نے فرمایا:۔

اَلْمَسْجِدُ اُسِّسَ عَلَی
التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ

یہی وہ حقیقی مسجد ہے جس کے دروازے ہر وقت اُس شخص کے لئے کھلے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہے۔ اس میں کسی مذہب و ملت کی قید نہیں۔ اس سلسلے میں حضور نے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کو صبر آزما مظالم برداشت کرنے کے بعد کس طرح اور کن حالات میں ظلم کے انسداد کے لئے تلوار بے نیام کرنے کی اجازت دی گئی۔ دراصل حقیقی مذہبی آزادی قائم کرنے کے لئے یہ قدم اٹھایا گیا تھا۔ اگر مساجد کا تحفظ قائم نہ کیا جاتا تو دنیا کی تمام عبادتگاہیں معرضِ خطر میں پڑ جاتیں کیونکہ مسجد تمام عبادتگاہوں کی نمائندگی اور حفاظت کرتی ہے اور ان کی تحریم و تکریم کی علامت ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔ اب میں بنیاد رکھوں گا۔ آپ بھی خاموشی سے اس دعا میں شمولیت کریں۔ خدا کرے کہ اس مسجد کی بنیاد نیکی پر قائم ہو اور اس میں عبادت کرنے والے اپنے خالق و مالک کے محب اور محبوب بندے بنیں۔ آمین

اس دعائیہ خطاب کے بعد حضور نے زیر لب دعاؤں کے ساتھ مسجد کی محراب کے قریب بنیادی پتھر نصب فرمایا۔ دوسری اینٹ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ نے نصب کی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، پیراماؤنٹ چیف ناصر الدین گمانگا، پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ سیرالیون، آنریبل مصطفےٰ السنوسی ممبر پارلیمنٹ سابق نائب وزیر اعظم، الحاج علی روجرز، پاسید وبنگورا، محمد کمانڈا بونگے نے اسی ترتیب سے باری باری اینٹیں نصب کیں۔ بعد ازاں حضرت سیدہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آخر میں معمر اور قدیم احمدی خاتون مائی دعا صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ سیرالیون کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک اینٹ رکھی۔ حضور نے لمبی پُر سوز دعا فرمائی جس میں تمام حاضرین شریک ہوئے۔ سوز و گداز کا عجیب منظر تھا۔

آج قومِ بلالؓ نے جس رقت اور درد سے دعائیں کیں وہ خدائے واحد و توانا کی بارگاہ میں ضرور قبول ہوتی ہوں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ دعائیں کسی ذاتی مقصد کے حصول کیلئے نہیں بلکہ اللہ ہی کے دین کی سرفرازی کے لئے کی گئی تھیں۔ اس تقریب پر مشن کے آرگن افریقن کریسنٹ کے خاص نمبر کی کاپیاں بھی تقسیم کی گئیں جو حضور کے دورہ کے سلسلے میں بکثرت چھاپا گیا تھا۔

اس تقریب کے بعد حضور مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ حضور نے نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس بھی ملاحظہ فرمایا۔ حضور نے مکرم مولوی منصور احمد بشیر صاحب سے مشینوں کی کارکردگی کے بارے میں سوالات دریافت فرمائے۔ پریس کے ایک دیرینہ خادم مکرم یوسف صاحب کو جیب خاص سے انعام مرحمت فرمایا۔ حضور کی کرم گستری پر وہ ممنونیت کی مجسم تصویر بن گیا۔

جس وقت پریس کے معائنے کے بعد حضور قیامگاہ پر واپس تشریف لے جانے لگے تو سارا ماحول ایک بار پھر عارفانہ نعروں سے گونج اٹھا۔ اس موقع پر "اسلام اِن سیرالیون" زندہ باد، "اسلام اِن افریقہ" زندہ باد کے نعرے بھی لگائے گئے۔ حضور نے بے ساختہ فرمایا Islam every where زندہ باد کا نعرہ بھی لگاؤ۔ چنانچہ اس پُرشوکت نعرے سے بھی فضا مرتعش ہوتی رہی۔ واپسی پر حضور نے قیامگاہ میں جماعتوں سے ملاقات فرمائی۔ پاکستانی خدام کو بھی اس شرف سے نوازا۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی ملاقات کے لئے خواتین اور ناصرات گورنمنٹ لاج میں وقت مقررہ سے کافی پہلے ہی جمع ہو گئی تھیں۔ 'بو' اور 'بو آجے بو' کی لجنہ کی افریقن بہنوں نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کے ورود مسعود پر قلبی خوشی کا کئی رنگ میں باربار اظہار کیا۔

اس موقع پر یادگار کے طور پر حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں مخصوص افریقی لباس اور تحائف بھی پیش کئے۔ افریقی لباس حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ کو پہنایا بھی گیا۔ اور حضرت سیدہ سلمہا کو اس لباس میں ملبوس پا کر افریقن بہنوں کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے تحائف قبول کرتے وقت شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام بہنوں کو تلقین فرمائی کہ تربیتِ اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ حضور نے

بھی ازراہِ کرم زیارت کا موقع عطا فرمایا اور ایک مختصر لیکن پُر اثر خطاب سے نوازا اور تمام حاضرات کو تربیت اولاد کی طرف خاص طور پر متوجہ ہونے کے لئے تاکید فرمائی۔ اور دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ تمام بہنوں کو اسلام اور احمدیت کے نور سے متمتع فرمائے۔ آمین

نماز ظہر و عصر

حضور ظہر و عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے سکول کمپاؤنڈ میں تشریف لے گئے حضور کے ارشاد پر پہلے اعلان کیا گیا کہ حضور سفر میں ہونے کے باعث نمازیں قصر کرکے پڑھیں گے اور جمع کریں گے۔ تمام مقیم احباب اور بہنیں حضور کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی اپنی نمازیں پوری کریں سینکڑوں دوستوں کو ایک بار پھر خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

ٹاؤن ہال میں استقبالیہ تقریب

جماعت کی طرف سے ساڑھے پانچ بجے شام اپنے محبوب امام کی تشریف آوری کی خوشی میں وسیع پیمانے پر ٹاؤن ہال میں دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں اڑھائی صد اصحاب نے شرکت کی جن میں پیراماؤنٹ چیف بائنڈا جومان۔ پیراماؤنٹ چیف ڈی۔ ڈی۔ کاہ لون۔ پیراماؤنٹ چیف گانگا و آنریبل مصطفےٰ ایم۔ جی۔ کودا۔ ممبران پارلیمنٹ۔ سول حکام۔ کالجوں اور سکولوں کے پرنسپل۔ مذہبی ایسوسی ایشنوں کے عہدیدار، ائمہ۔ تاجروں اور معززین شہر نے شرکت کی حضور کی آمد پر ہال نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے گونج اٹھا۔ جو اس ہال کے در و دیوار کے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ اس قسم کی تقاریب پر یہاں کے دستور کے مطابق مہمان خصوصی اور معززین خاص کے لئے خورد و نوش کا اہتمام سٹیج پر کیا جاتا ہے چنانچہ حضور کے لئے بھی ایسا ہی انتظام کیا گیا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ہم سٹیج پر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ حضور مدعوئین کے اژدھام میں ہر ایک سے ملتے اور گفتگو فرماتے رہے اور یہ تقریب تبلیغ کا نادر موقع بن گئی۔ حضور ڈیڑھ گھنٹہ تک تبسم کناں سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ سوالات کا دائرہ وسیع تھا غایت تخلیق فلسفہ عبادات۔ قبولیتِ دعا مقبولانِ بارگاہ الٰہی کی علامات۔ پردہ منصب خلافت وغیرہ امور پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ حضور کی مسحور کن مقناطیسی شخصیت اور شیرینیٔ کلام کا جذب و اثر سامعین کے چہروں سے عیاں تھا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ حضور کا جانشین ہونے کی حیثیت سے حضور نے جو انعامی چیلنج دئے ہیں ان کے انعامات کی ادائیگی کا ذمہ دار میں ہوں۔ لیکن کوئی مرد میدان ان انعامی دعوتوں کو قبول کرنے کی جرأت نہیں پاتا۔ تبلیغ و ارشاد کی اس پر لطف محفل کے اختتام پر حضور واپس گورنر لاج میں تشریف لے گئے

نماز مغرب و عشاء

حضور نماز مغرب و عشاء کے لئے سکول کمپاؤنڈ میں تشریف لے گئے۔ اور ایک مرتبہ پھر دوستوں کو اس روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور کی آمد سے قبل ہی نہ صرف یہاں بلکہ سارے دورے کے دوران یہ بات بار بار دیکھنے میں آئی کہ نماز سے بہت پہلے احباب نماز کے لئے جمع ہو جایا کرتے اور پوری کوشش کرتے کہ امام وقت کا قرب زیادہ سے زیادہ میسر آئے ایک واقعہ برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے بیان فرمایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لیگاس کے Ebute Metta (نائیجیریا) میں نماز جمعہ کے بعد جب خلقت کے اژدہام کے باعث خدام الاحمدیہ لیگاس نے حضور کی واپسی کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا۔ تو ایک دوست کو دیکھا جو خدام کی منتیں کر رہا تھا۔ کہ خدا کے لئے مہدی علیہ السلام کے خلیفہ کے مبارک بدن کو صرف ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے دو لیکن خدام اسکو گذرنے نہیں دیتے تھے کہ کہیں راستہ نہ رک جائے۔ اس پر مکرم چوہدری صاحب نے ان کو خود آگے لے جا کر اس عاشق زار کی حسرت پوری کر دی۔ ضمناً یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ احباب دور دور سے اپنے آقا کے دیدار کے اشتیاق میں کئی کئی دن پہلے سے آگئے تھے نائیجیریا میں کئی لوگ ڈیڑھ ڈیڑھ سو پانچ پانچ سو بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلوں سے آئے۔ یہی حال اپنی اپنی وسعت کے مطابق باقی ملکوں کے احباب کا تھا۔ سب یہی کوشش کرتے کہ امام وقت کا جسمانی قرب زیادہ سے زیادہ میسر آئے۔

لہذا ہفتہ کو حضور دیر تک احباب کے احباب کے درمیان جلوہ افروز رہے حضور نے سفر کے ایمان افروز واقعات سنائے اور تمام حاضر احباب کو افریقہ میں اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے سلسلے میں ان کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اور دیگر افراد قافلہ بھی خیریت سے ہیں حضور اپنی محبوب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ احباب دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ خیریت سے واپس لائے اور اس سفر کو قبول فرما کر اس کے بہترین نتائج پیدا کرے اور تمام جماعت کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر مبارک ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(مرسلہ محمد انوار الحق عفی عنہ
گنج مغلپورہ لاہور)

وقف عارضی کی بابرکت تحریک کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے الفاظ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۶ء کے آغاز میں اس بابرکت تحریک کو جاری فرمایا۔ اس بابرکت تحریک کا مقصد یہ ہے کہ احمدی دوست مختلف جماعتوں میں جا کر جماعت کے دوستوں کی مختلف رنگوں میں تربیت کریں۔ حضور نے اس تحریک کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:۔

- "میں جماعت کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجا لانے کی پوری کوشش کریں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض دوست مالی لحاظ سے زیادہ لمبا سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اسلئے جو دو ہفتہ سے چھ ہفتے کا عرصہ میری اس تحریک کے نتیجہ میں وقف کریں وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیں کہ مثلاً سو میل تک اپنے خرچ پر سفر کرنے کے قابل ہیں یا دو سو میل یا چار سو میل یا پانچ سو میل تک اپنے خرچ پر سفر کر سکتے ہیں۔ بہرحال جس قدر بھی ان کی مالی استطاعت ہو وہ ذکر کر دیں تا انہیں اس کے مطابق مناسب جگہ پر بھجوایا جا سکے"۔ (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)
- پھر فرمایا:۔ "بڑے بڑے کام جو ان دوستوں کو کرنے ہوں گے۔ ان میں ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی۔ اور اسے منظم کرنا ہوگا۔ دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی ماحول کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہیئے۔ ان دوستوں نے واقفین سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا"۔ آپ نے گورنمنٹ کے ملازم سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار نیز طلباء کو بھی اس تحریک سے آگاہ کرنے کے لئے فرمایا کہ یہ دوست بھی اپنی رخصتوں کو بجائے ادھر اُدھر گزارنے کے دین کے کاموں کے لئے وقف کریں اس ضمن میں آپ نے فرمایا: "جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے تحت خرچ کریں۔ اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اسکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے تحت کام کرنے کے لئے پیش کریں"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)

ایک افسوسناک سانحہ

پچھلے دنوں ہمارے دفتر کے ایک پرانے کارکن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب جو یک نائب صوبیدار (ریٹائرڈ) کے برادر خورد مکرم چوہدری سراج الحق صاحب جو یک جو کہ بطور ورک منشی M.E.S. Lahore cantt میں کام کرتے تھے اپنے دفتر کو واپس کوارٹرز سے کام پر جا رہے تھے کہ اچانک ایک تیز رفتار کار کے حادثہ میں شدید مجروح ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر میو ہسپتال پہنچایا گیا۔ لیکن باوجود ڈاکٹروں کی انتہائی کوشش کے چوہدری صاحب موصوف جانبر نہ ہو سکے اور دو بجے دوپہر کے قریب اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر کے اپنے بیوی بچوں اور عزیزوں کو ہمیشہ کے لئے مفارقت دے گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص احمدی اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دعاؤں کا شغف اور تبلیغ کا بے حد شوق رکھتے تھے۔ جماعت احمدیہ جو یک والی ضلع سیالکوٹ کے صدر تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ لڑکیاں اور ایک خورد سال لڑکا چھوڑا ہے۔ جس کی عمر صرف چھ ماہ ہے۔ یہ لڑکا آٹھ لڑکیوں کے بعد پیدا ہوا تھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ بالخصوص ان کی بڑی لڑکی کو اس صدمہ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ جس پر اس کا بہت زیادہ اثر ہے۔

(خاکسار صوفی خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید)

ضروری اعلان

۲۸ ماہ مئی بعد دوپہر ربوہ سے لاہور جانے والی ایک بس پر ربوہ اڈہ سے ایک خاتون مع چند چھوٹے بچوں کے سوار ہوئی اور شاہدرہ اتر گئیں۔ جاتی دفعہ غلطی سے ایک دوسری سواری خان گل محمد خان جسکانی سیکنڈری بورڈ سرگودہا کا سوٹ کیس اٹھا کر لے گئیں اور اپنا چھوڑ گئیں۔ ان کے سوٹ کیس میں ایک کتاب پر ذکا والدین جماعت تیسری لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ لوگ شاہدرہ کے رہنے والے ہیں وہاں کی جماعت کے احباب یہ اعلان پڑھیں تو اس پر فوری کارروائی کرنے کے لئے مجھے لکھیں۔ ربوہ کے کسی دوست کو علم ہو تو وہ بھی مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

(ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

میری بیوی خون کی الٹیاں آنے کی وجہ سے بہت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب دعا فرماویں کہ خداوند کریم اس کو صحت کاملہ عطا فرمادے۔

(منظور الحق عباسی واہ سیمنٹ ورکس)

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔
"تریاق سلیمانی خوش ذائقہ ہونے کی وجہ سے بچوں اور بڑوں سب کو مرغوب ہوا اور امراض معدہ کے لئے واقعی تریاق ہے امراض معدہ کے مریضوں کو اعتماد کے ساتھ سفارش کر سکتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال سے فائدہ اٹھائیں۔
سرمہ حمیلہ آنکھوں کے لئے نعمت ہے۔ مجھے آنکھوں کی تکلیف لمبے عرصہ سے ہے۔ طالب علمی کے زمانہ سے زود ہوں کا مریض چلا آتا ہوں ان دنوں خاص تکلیف بڑھ گئی ہے سرمہ حمیلہ جس دن سے استعمال کرنا شروع کیا ہے آنکھوں میں چبھن نہیں رہی اور آنکھوں کو خاصہ سکون میسر آ گیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ مجرب دوائیں بنا رہے ہیں جو نافع الناس ہیں۔ اور آپ کے کام میں برکت دے۔ آمین
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

"اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی ذمہ داری"

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" —— اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قادر مطلق خدا نے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر ایک الٰہی تحریک القاء فرمائی جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے آج اس عظیم الشان روحانی درخت کے ثمر یں پھل ہیں جو دنیا کے ہر گوشہ میں نظر آتے ہیں۔ اس روحانی درخت کی آبیاری اور اس کے پھلوں کو مزید تروتازگی بخشنے کے لئے ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دور دراز ملکوں کا سفر اختیار فرمایا ہوا ہے۔ بعض ملکوں میں شدت گرما اور حبس اور سفر کی بے آرامی کے باوجود اللہ کے فضل سے قدوسیوں کا یہ قافلہ رواں دواں ہے۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو لفظاً لفظاً پورا فرمایا ہے سالٹ پانڈ (گھانا) کی روداد پیش کرتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حضرت مہدی معہود کے پیغام کو لفظاً اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریا میں لیگوس، گھانا میں اکرا اسالٹ پانڈ آئیوری کوسٹ میں ابی جان لائبیریا میں منروویا۔ گیمبیا میں باتھرسٹ اور سیرالیون میں فری ٹاؤن .... سب کے سب زمین کے کناروں پر واقع ہیں اور بحر اوقیانوس سے لگنے والی ہر لہر اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔

؎ جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(الفضل مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۰ء)

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے اس سفر مقدس کی حقیقت افروز روداد جہاں ہمارے ایمانوں کو بڑھانے اور لہو کو گرمانے کا باعث ہو رہی ہے۔ وہاں ان عظیم الشان تقاضوں کی طرف بھی نشاندہی کر رہی ہے۔ جو اس کامیاب و بامراد سفر کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو بہرحال پورے کرنے ہوں گے۔ کیونکہ فی زمانہ اللہ تعالیٰ کے دین کو اکناف عالم میں مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کی ذمہ داری خالصتاً ہمارے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پہلے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرما گئے ہیں:۔

"جماعت پر بڑا نازک وقت آیا ہوا ہے۔ جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اگر تم اس ذمہ داری کو ادا نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دو گے؟" (راہ ہدیٰ)

تبلیغ اسلام کے کام کی وسعت اور عظمت کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس کے لئے کوئی قربانی بھی بڑی نہیں کہلا سکتی ہم اس کے لئے جس قدر قربانیاں بتوفیق ایزدی کر رہے ہیں وہ کام کی عظمت اور اس کے عظیم الشان ثواب کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ قارئین الفضل باخبر ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ افریقہ کے ایام میں متعدد مشن ہاؤس اور مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے یا ان کی تقریبات افتتاح عمل میں آئیں۔ خدمت خلق کے لئے تعلیمی اداروں کی توسیع کے پروگرام بنائے گئے۔ ڈسپنسریاں جاری کرنے کے منصوبے تیار ہوئے اور اس قسم کے بے شمار ذرائع خدمت خلق پر غور کیا گیا۔

یہ سب پاکیزہ عزائم ایسے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے مرد و خواتین اور بالخصوص صاحب حیثیت احباب جماعت سے تحریک جدید درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر فرمائیں اور تبلیغ اسلام کے جذبہ کے تحت اپنے وعدوں میں معقول اضافے پیش کریں جنہیں ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اولین موقعہ پر پیش کر کے حضور کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں اور اس طرح بارگاہ ایزدی سے عظیم الشان ثواب کے وارث ہوں یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کر کے ہم اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ دعا توفیقنا الا باللہ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے

ایک کوٹھی جو چار (۴) کنال میں واقع ہے۔ کرایہ پر دینا مقصود ہے۔ ۵ کشادہ کمرے ہیں جن کے ساتھ غسلخانے بھی ہیں۔ دو برآمدے کچن اور ڈائننگ روم موجود ہے کوٹھی دارالصدر غربی ب میں واقع ہے خواہشمند حضرات صدر محلہ دارالصدر غربی الف سے رجوع کریں

(راجہ ناصر احمد دارالصدر غربی الف ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۶۲

میں نسیم اختر بنت مختار محمود صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر بائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) زیورات طلائی ۲ تولہ ۹ ماشے مالیتی ۔/۱۰۰ روپیہ
۲۔ ماہوار آمد ۔/۹۴ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۔/۹۴ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ نسیم اختر
گواہ شد:۔ قریشی مختار محمود کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ۔
گواہ شد: مرزا نصیر احمد بیت الحفیظ۔ دار الصدر غربی الف ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۶۳

میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری منظور احمد صاحب قوم جاٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
حق مہر ۔۔ ۔ ۱۰۰۰ روپیہ
ایک جوڑی طلائی بندے وزنی ۹ ماشے ۔/۱۰۸ روپیہ
کل میزان ۔/۱۱۰۸
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ فاطمہ بیگم
گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ بہاولپور۔
گواہ شد:۔ رانا مبارک احمد سیکرٹری مال بہاولپور

مسل نمبر ۲۰۰۶۴

میں اقبال بیگم زوجہ حکیم نذیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دار النصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۔/۵۰۰ روپیہ اس میں سے ۔/۱۰۰ روپیہ وصول کر چکی ہوں۔
۲۔ جیب خرچ ۔/۱۰ روپے (۳) زیور میرا کوئی نہیں ہے (۴) سلائی مشین مالیتی ۔/۲۵ روپیہ صرف۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ اقبال بیگم
گواہ شد:۔ فتح محمد خان ولد حافظ نصیر محمد خان دار النصر غربی ربوہ ۔ گواہ شد حکیم نذیر احمد قریشی ولد میاں جھنڈے خان

مسل نمبر ۲۰۰۶۵

میں محمد سعید ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع دار النصر ربوہ رقبہ دس مرلہ مالیتی ۔/۴۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۴۰ روپے بصورت پنشن و الاؤنس ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد سعید نگران بہشتی مقبرہ ربوہ
گواہ شد:۔ محمد الدین دار الصدر شرقی ربوہ
گواہ شد:۔ محمد لطیف دار العلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۶۶

میں حمیدہ بیگم زوجہ محمد سعید صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۔/۳۰۰ روپیہ
۲۔ زیور وغیرہ کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ حمیدہ بیگم
گواہ شد:۔ محمد سعید خاوند موصیہ
گواہ شد: منشی سردار محمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ دار الیمن ربوہ۔

مسل نمبر

میں امۃ الکریم زوجہ عبد القادر صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رحمان پورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
(۱) حق مہر ۔۔۔ ۵۰۰۰ ۱۲ روپیہ
(۲) زیور طلائی مالیتی ۔/۱۷۵۰ "
میزان ۔/۱۴۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ الکریم زوجہ عبد القادر
گواہ شد:۔ عبد القادر خاوند موصیہ سیکرٹری مال۔
گواہ شد:۔ شیخ محمد اکرم صدر حلقہ رحمان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۰۶۸

میں نشاط احمد خان ولد عبد القدیر خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
جیب خرچ ماہوار ۔۔۔ ۱۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ نشاط احمد خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ
گواہ شد:۔ عبد الستار خان متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔
گواہ شد:۔ حفیظ احمد متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

ایک نہایت ضروری تحریک عطایا

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منوّر احمد صاحب)

جیساکہ احباب کو الفضل کے ذریعہ سے علم ہے فضلِ عمر ہسپتال میں جرّاحی کا وارڈ زیرِ تعمیر ہے۔ اس کی کمی دیر سے محسوس ہو رہی تھی مگر رقم نہ ہونے کے باعث تعمیر شروع نہ کی جا سکی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم چوہدری زبیر احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی کو توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اس وارڈ کے لئے پچیس ہزار کی رقم عطیہ دی جس سے وارڈ کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ لیکن وارڈ کی مکمل تعمیر پر آجکل کی گرانی کے زمانہ میں کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپے کی ضرورت ہے اور اب رقم ختم ہو جانے کی وجہ سے تعمیر رُک گئی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فضلِ عمر ہسپتال کی عمارت تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی تھی اور عطایا کی اجازت فرمائی تھی۔ اس کا نقشہ بھی حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منظور فرمایا تھا اور حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خواہش تھی کہ جلد سارا ہسپتال تعمیر ہو جائے۔ شروع شروع میں تو احبابِ جماعت نے بہت بڑھ چڑھ کر فراخدلی سے عطایا بھجوائے مگر اب کافی عرصہ سے بہت ہی کم عطایا کی رقوم تعمیر کے لئے آتی ہیں۔

خاکسار تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے مُحسن حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جلد سے جلد اور زیادہ سے زیادہ عطایا اس کام کے لئے بھجوائیں تا تعمیر جلد مکمل کی جا سکے۔ خاکسار انفرادی طور پر بھی بڑی جماعتوں کے صاحبِ حیثیت احباب کی خدمت میں خطوط ارسال کر رہا ہے۔ اگر ڈیڑھ صد دوست ایسے ہوں جو کم از کم ایک ہزار روپیہ کا عطیہ بھجوائیں تو انشاء اللہ بہت جلد یہ کام تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ سب احبابِ جماعت کو اپنے محسن حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عطایا دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ والسلام

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال۔ ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم سفیر احمد صاحب باجوہ کو چار پانچ روز سے سخت گلے کی تکلیف ہے۔ بخار بھی بہت تیز ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے نیز انہوں نے امسال بی۔اے کا امتحان بھی دینا ہے جو کہ ۲۳ر جون سے شروع ہو رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رشید احمد زاہد

انسپکٹر وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۳ر ۶ بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد	:	۵ فٹ ۶ انچ
وزن	:	۱۱۳ پونڈ
چھاتی	:	۳۰"–۳۲"
تعلیم	:	پانچ جماعت
عمر	:	۱۷ سال سے ۲۰ سال

(ناظر امورِ عامہ)

وقفِ جدید کیلئے جماعتِ احمدیہ بہاولپور کی قابلِ قدر کارگزاری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ "ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السّماء" کہ ہم تیری مدد کے لئے ایسے لوگ تیار کریں گے جن کو تیری اعانت کے لئے ہم خود وحی کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر دور میں ایسے احباب کھڑے ہوتے رہے ہیں جو آسمانی تائید سے اسلام اور احمدیت کی خدمت کے لئے کمربستہ رہے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ بہاولپور کا وقفِ جدید کا وعدہ ۷۷۹/- روپے تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا نصف تو انہوں نے پہلے ہی مئی ۱۹۷۰ء تک ادا کر دیا تھا اب جبکہ بعض اراضیات کے تصفیہ کے سلسلے میں خاکسار بہاولپور پہنچا تو نہ صرف دوستوں نے وقفِ جدید کے چندے کو پورا کر دیا بلکہ بجٹ سے تقریباً ۵۰۰/- روپے کی زائد رقم بھی وقفِ جدید کو عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ اس جماعت کو مضبوط ترین بنیادوں پر قائم فرمائے اور اس پر اپنا فضل فرمائے۔

اس سلسلے میں رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال محترم جناب محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ اور محترم برادرم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر رحمتوں اور انعامات کی بارش فرمائے اور انہیں دین کے ستون بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

عبد السلام اختر ایم اے

ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ

پاکستان۔ ربوہ

"نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں"

حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

"بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے لئے اور اس ملک میں بھی اللہ تعالےٰ کا نام بلند کرنے اور سلسلہ کے کاموں کو مضبوطی سے چلانے کے لئے مجھے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ مَیں شروع سے بتاتا چلا آ رہا ہوں کہ تحریکِ جدید کا کام وسیع کرنے کے لئے ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ اگر ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی دے دے تب بھی اتنا روپیہ ہمارے ہاتھ میں نہیں آ سکتا جس کے ذریعہ ہم اس کام کو سرانجام دے سکیں جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اگر ہم کام کر سکتے ہیں تو اس طرح کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں اور جو قلیل گزاروں پر جو ان کی حیثیت کے لحاظ سے قلیل ہوں کام کریں۔۔۔۔

پس مَیں آج پھر اپنی جماعت کے نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے آگے آئیں اور اس جوش کا ثبوت دیں جس کا اظہار وہ اس طرح کیا کرتے ہیں کہ ہم اپنی جانیں احمدیت کی عزّت کی حفاظت کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

(وکالتِ دیوان تحریکِ جدید۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینجر)